اگر ایک ماں نے اپنے بیٹے کو پختہ عمر میں کلام کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو
تو کیا اِس بات کو اُس ماں پر ایک احسان مانا جاسکتا ہے کہ اس کا بیٹا پختہ عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا؟

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بہت قبل سیدہ مریم صدیقہ کو ان کے پیدا ہونے والے بیٹے کے متعلق یہ خبر دی تھی
يُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا ''وہ لوگوں سے گود میں اور پختہ عمر میں کلام کرے گا'' (حوالہ آلِ عمران ۴۶)۔

اور روز قیامت یہ بات ہوگی:

إِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ٱذْكُرْ نِعْمَتِى عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَٰلِدَتِكَ

''جب اللہ کہے گا'' اے عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی ماں کے اوپر میری اس نعمت کو یاد کر''

ماں اور بیٹے پر وہ کونسا احسان تھا جسے یاد کرایا گیا؟ بتایا

إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ تُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِى ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا

''جب میں نے تجھے روح القدس سے قوت دی کہ تو گود اور پختہ عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا'' (حوالہ المائدہ۔۱۱۰)

گود میں اور پھر پختہ عمر میں لوگوں سے کلام کرنے کو عیسیٰ علیہ السلام پر احسان بتایا گیا اور اسے اُن کی ماں پر بھی احسان قرار دیا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا لوگوں سے گود میں بات کرنا تو ان کی ماں پر ایک احسان تھا کیونکہ اس نے ان کی عصمت وعفت کے متعلق لوگوں کے ایک غلط گمان کو دور کیا تھا۔ اس سے تو انکار ممکن نہیں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کو ''آسمانوں پر اٹھا لیا گیا ہوتا'' تو سیدہ مریم صدیقہ نے انہیں 'كَهْلًا'' کلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ لیکن کیا عیسیٰ علیہ السلام کے لوگوں سے ('كَهْلًا'') پختہ عمر میں کلام کرنے کو ان کی ماں سیدہ مریم صدیقہ پر ایک احسان مانا جاسکتا ہے اگر وہ اپنے بیٹے کی پختہ عمر تک ان کے ساتھ زندہ نہ رہی ہوں؟ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو عیسیٰ علیہ السلام کی ماں پر بھی ایک احسان قرار دے رہے ہیں تو واضح ہے کہ اپنے بیٹے کی پختہ عمر تک وہ زندہ رہی تھیں۔ ماں بیٹا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پختہ عمر تک صرف ایک مرتبہ دنیا میں اکٹھے رہے تھے کہ قرآنِ مجید میں دونوں کا ذکر بھی ماضی کے صیغوں میں اکٹھے آیا ہے۔ كَانَا يَأْكُلَانِ ٱلطَّعَامَ ''دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے تھے'' (حوالہ المائدہ۔۷۵)

وَءَاوَيْنَـٰهُمَآ إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ''اور ہم نے ان دونوں ماں بیٹے کو محفوظ ٹھکانا دیا، ایک بلند مقام پر، صاحب قرار اور سرسبز و شاداب'' (حوالہ المومنون۔۵۰)

گوداور پختہ عمر میں بات کرنے کو دونوں ماں بیٹے کیلئے عنایت قرار دیا گیا اور ان کے علاوہ دوسری عنایات عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں

وَإِذْ عَلَّمْتُكَ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ۖ

''اور جب میں نے تجھے کتاب، حکمت، توریت اور انجیل کی تعلیم دی۔

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ ٱلطِّينِ كَهَيْـَٔةِ ٱلطَّيْرِ بِإِذْنِى فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًۢا بِإِذْنِى ۖ

اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا تھا پھر اُس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا

وَتُبْرِئُ ٱلْأَكْمَهَ وَٱلْأَبْرَصَ بِإِذْنِى ۖ اور تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اچھا کردیتا تھا

وَإِذْ تُخْرِجُ ٱلْمَوْتَىٰ بِإِذْنِى ۖ اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا

وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِٱلْبَيِّنَـٰتِ

اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کا ہاتھ روک دیا جب تو ان کے پاس یہ واضح نشانیاں لایا

فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْهُمْ إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝

تو ان میں سے انکاری لوگوں (کے گروہ) نے کہا تھا ''یہ تو محض کھلا جادو ہے'' (حوالہ المائدہ۔۱۱۰)

اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا صور پھونکے جانے کے بعد زندہ اٹھانے پر جن احسانات کا ذکر کیا ہے ان تمام کا تعلق اُن کی دنیا میں ایک بار اور ایک زمان کی زندگی سے ہے۔

اس سے انکار ممکن نہیں کسی بھی رسول کا کسی بھی حیثیت میں دنیا میں مختلف زمانوں میں آنا ایک بے مثل بات ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہوتے اور دنیا میں واپس آئے ہوتے تو کیا کائنات کی اس انوکھی ترین بات کی انہیں یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ تھی؟